گرفتاری کی افواہ

پیر کے دن صبح 11 بجے سے لیکر شام 6 بجے تک میرے سو بائل تھے کہ خاموش ہونے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے، میرے پاس الحمدللہ تین سو بائل سیٹ ہیں، اس لحاظ سے میں اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھتا ہوں لیکن پیر کے دن مجھے اپنی یہ خوش قسمتی زہر لگنے لگی، ایک سو بائل خاموش ہوتا تو دوسرا گنگنا اٹھتا، تیسرا آن کرتا تو پہلے دو چیخنا شروع کر دیتے، کراچی سے لیکر پشاور تک لوگ ٹیلی فون کر رہے تھے، آزاد کشمیر کے شہروں سے بھی فون آ رہے تھے، فون کرنے والے دو سوالات پوچھتے تھے، جی ہاشمی صاحب آپ بول رہے ہیں؟ میں جواب دیتا جی بول رہا ہوں، اسے جیسے ہی تصدیق ہوتی تو وہ فوراً دوسرا سوال داغ دیتا کہ ''سر'' سنا ہے کہ جنرل پرویز مشرف کو گرفتار کر لیا گیا ہے'' میں پوچھتا بھائی کس نے کیا ہے تو جواب ملتا، جنرل اشفاق کیانی نے، میں فوراً تردید کرتے ہوئے کہتا کہ بھائی صاحب یہ صرف افواہ ہے اور اس میں کوئی سچائی نہیں ہے فون کرنے والے بعض لوگ تو بڑے بھلے تھے کہ جو میرا جواب سن کر مطمئن ہو جاتے مگر بعض لوگوں نے تو باقاعدہ مجھے یہ کہہ کر برا بھلا کہنا شروع کر دیا کہ تم جھوٹ بول رہے ہو ہم نے جنرل صاحب کی گرفتاری کی خبر سن کر پہلی مرتبہ سکھ کا سانس لیا ہے یہ خبر ہمارے لئے کسی خوشخبری سے کم نہیں مگر تم اس خبر کی تردید کر کے ہماری خوشیوں پر پانی پھیر رہے ہو'' ایک محترمہ نے تو باقاعدہ لڑتے ہوئے کہا کہ ہمیں آپ سے بڑی امید تھی کہ آپ اسلام آباد میں رہتے ہوئے اس خبر کی ضرور تصدیق کر لینگے مگر افسوس کہ آپ بھی حکومت کے ایجنٹ نکلے، ایک دوست نے چھوٹتے ہی کہا کہ ہاشمی صاحب میں نے ایک ہزار کی مٹھائی تقسیم کر دی ہے آپ کی مٹھائی کہاں بھجواؤں؟ میں نے اس بندہ خدا سے پوچھا کہ بھائی آپ نے جس جس کو مٹھائی دی ہے وہ فوراً واپس لے لو اس لئے کہ یہ خبر جھوٹی ہے اسی دوران میں نے پاکستان کے معروف دانشور اور صاحب طرز کالم نگار جناب عرفان صدیقی صاحب کو فون کیا ابھی علیک سلیک بھی مکمل نہیں ہوئی تھی کہ عرفان صدیقی صاحب فرمانے لگے کہ ہاشمی صاحب جس بات کی آپ مجھ سے تصدیق چاہ رہے ہیں وہ ابھی افواہ ہی ہے دعا کریں کہ وہ خبر بن جائے، میں نے عرض کیا کہ حضرت میں نے تو ویسے ہی فون کیا تھا تو وہ فرمانے لگے اچھا میں سمجھا کہ آپ بھی جنرل صاحب والی افواہ کی تصدیق چاہ رہے ہیں۔

اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ صدیقی صاحب کے ٹیلی فونوں کی کیا حالت رہی ہوگی؟ پیر کے دن پاکستان کے محبوب ترین صدر جنرل پرویز مشرف کی گرفتاری اور نظر بندی کی افواہ جس تیزی سے پاکستان سمیت دنیا بھر میں پھیلائی گئی اس کو دیکھ کر یہ نتیجہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ ہمارے ملک میں افواہ ساز اداروں کے مالکان نے روشن خیالی اور اعتدال پسندی کے اس دور میں خوب ترقی کی ہے سچی بات یہ ہے کہ جب لوگ عملی جدوجہد سے جی چرانا شروع کر دیں اور اپنے گھروں، دفتروں اور دکانوں پر ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے ملک میں انقلاب کے خواب دیکھ رہے ہوں تو پھر اس قسم کی ''افواہوں'' سے اپنے دلوں کو کچھ وقت کیلئے خوش کر لیا کرتے ہیں، کیا گھروں، دفتروں اور دکانوں پر بیٹھ کر ملکی حالات کے درست ہونے کی خواہش رکھنے سے ملکی حالات درست ہو جائیں گے؟ کیا، پیر کے دن پھیلائی جانے والی منظم افواہوں سے ملک سے ایمرجنسی کا خاتمہ ہو گیا، وکیلوں پر ہونیوالا تشدد رک گیا، عدلیہ کے معزز چیف جسٹس افتخار محمد چوہدری سمیت دیگر معزز جج حضرات کا کھویا ہوا منصب انہیں واپس لوٹا دیا گیا، اگر نہیں اور یقیناً نہیں...تو پھر ان جھوٹی افواہوں کو پھیلا کر کونسے مقاصد حاصل کئے گئے؟ کیا اس سے بہتر یہ نہ ہوتا کہ عوام کے شعور کو بیدار کرنے کیلئے عوام کو اپنے بنیادی حقوق کی پہچان کروانے کی مہم شروع کی جاتی، لوگوں کو بتایا جاتا کہ ایمرجنسی لگانے سے ان کے کون سے حقوق پر زد پڑی ہے یہاں صورتحال تو یہ ہے کہ جن سیاسی جماعتوں کے لیڈران کو اسمبلیوں سے مستعفی ہونے کی جلدی تھی، وہ پولیس کے اہلکاران سے خود رابطے کر کے ان سے اپنے گھروں میں ہی نظر بندی کے مطالبے کر رہے تھے، پاکستان کا سیاسی ڈھانچہ اس قدر کمزور ہو گا یہ تو کبھی سوچا بھی نہیں جا سکتا تھا، جب سے ایمرجنسی لگی ہے تب سے لیکر نام نہاد تحریر، زیادہ تر وکلاء برادری کے لوگ ہی ہیں جنہوں نے بری طرح مار کھائی ہے یا پھر کراچی میں صحافی برادری کے ورکروں نے اپنے جسموں کو لہولہان کروایا ہے پاکستان کی سیاسی جماعتیں اور عوام اپنے گھروں، دفتروں اور دکانوں پر بیٹھ کر یا تو تبصرے کر رہے ہیں یا پھر جنرل صاحب کی نظر بندی کی افواہوں سے اپنے دلوں کو خوش کر رہے ہیں، پیر کے دن پھیلنے والی افواہوں نے اتنا زور پکڑا کہ پاکستان کی تاریخ کے محبوب ترین صدر کو خود بھی شبہ ہو گیا کہ شاید وہ واقعی نظر بند ہیں لہٰذا انہیں غیر ملکی خبر رساں ادارے سے گفتگو کرتے ہوئے کہنا پڑا کہ ''ان کو گھر میں نظر بند کرنے کی افواہیں بہت بڑا مذاق ہے ایسی کوئی بات نہیں، وہ معمول کے مطابق اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں'' مجھے ٹیلی فون کرنے والے کرمفرماؤں کو اب تو یقین کر لینا چاہیے کہ ان کے محبوب ترین صدر محترم نہ صرف یہ کہ بالکل آزاد ہیں، بلکہ پہلے سے بھی زیادہ شاش بشاش بھی ہیں، میں جو پیر کا سارا دن ان تک پہنچنے والی افواہوں کی تردید کرتا رہا، وہ کوئی حکومتی آبجیکشن نہیں بلکہ حقیقت پسندی کے عین مطابق تھا، افواہیں پھیلانے والے عناصر کے ذوق طبع کیلئے ایک گھسا پٹا شعر لکھ رہا ہوں

؎ ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پہ دم نکلے
بہت نکلے میرے ارمان لیکن پھر بھی کم نکلے